کاروانِ حدیث

عبدالرشید عراقی (۵)

محدثین کرام کی علمی خدمات

امام نسائی (م 303ھ)

امام نسائی کا نام احمد بن شعیب اور کنیت ابو عبدالرحمان تھی۔ 215ھ میں خراسان کے شہر نساء میں پیدا ہوئے[1] اور 88 سال کی عمر میں 303ھ بمقام رملہ ان کا انتقال ہوا[2] آپ کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے صحاح میں امام بخاری (م256ھ) اور امام ابو داؤد (م275ھ) آپ کے اساتذہ ہیں آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امام ابن السنی (م363ھ) اور امام محمد بن قاسم الاندلسی (م328ھ) جیسے کبار ائمہ حدیث آپ کے تلامذہ میں سے تھے[3]

امام نسائی نے تحصیل حدیث کے لئے مختلف شہروں کا سفر کیا اور ہر جگہ اساتذہ فن سے آپ نے استفادہ کیا[4] امام نسائی کے تبحر علمی، حفظ و ضبط، عدالت و ثقاہت اور فضل وکمال کا ارباب سیر اور علمائے فن نے اعتراف کیا ہے۔ علامہ ابن خلکان (م681ھ) لکھتے ہیں۔

کان امام عصرہ فی الحدیث[5]

وہ حدیث میں اپنے زمانے کے امام تھے

حافظ ابن حجر (م852ھ) امام دارقطنی (م385ھ) کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ

> ابو عبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی اپنے زمانہ کے تمام محدثین (امام بخاری و مسلم کے بعد) بلند اور اونچے تھے[6]

امام نسائی کے مسلک کے بارے میں اختلاف ہے۔ علامہ سبکی (م771ھ) نے ان کو شافعی المذہب لکھا ہے[7] حضرت شاہ عبدالعزیز (م1239ھ) نے بھی علامہ

سبکی کی تائید کی ہے[۸] محی السنة مولانا سید نواب صدیق حسن خاں (م1307ھ) نے انہیں شافعی المذھب لکھا ہے[۹] علامہ سید انور شاہ کشمیری (م1352ھ) نے لکھا ہے۔

امام ابو داؤد اور امام نسائی حنبلی المذھب تھے[۱۰]

مولانا ضیاء الدین اصلاحی مصنف تذکرۃ المحدثین وایڈیٹر ماہنامہ معارف 'اعظم گڑھ لکھتے ہیں کہ

ہمارے خیال میں امام نسائی کسی خاص فقہی مسلک کے پابند نہ تھے بلکہ خود فقیہ و مجتہد تھے[۱۱]

سنن نسائی۔امام نسائی کی تالیفات میں سنن کے نام سے ان کی دو کتابیں ہیں۔ سنن کبریٰ اور سنن صغریٰ، صحاح ستہ میں سنن صغریٰ شامل ہے اور اس کا نام المجتبیٰ بھی ہے۔ امام نسائی امام محمد بن اسمٰعیل بخاری کے شاگرد تھے۔ اس لئے اس میں آپ نے شیخین کے طریقے کو اپنایا ہے اور علل حدیث کا اس پر اضافہ ہے۔ اس کے ساتھ حسن ترتیب اور جودت تالیف میں بھی ممتاز ہے۔ علامہ ابن رشد (م731ھ) فرماتے ہیں۔

یہ کتاب علم سنن میں جتنی کتابیں تالیف ہوئی ہیں ان سب میں تصنیف کے لحاظ سے انوکھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے۔ اور بخاری و مسلم دونوں کے طریقہ کی جامع ہے۔ نیز علل حدیث کے ایک خاص حصہ کا بیان اس میں آ گیا ہے[۱۲]

حافظ سخاوی (م902ھ) نے اپنی کتاب فتح المغیث میں محدث ابوالحسن معافری (م403ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ۔

جب تمام محدثین کی جمع کردہ حدیثوں پر نظر ڈالو گے تو جس حدیث کی امام نسائی نے تخریج کی ہوگی وہ دوسروں کی روایت کردہ حدیث کی بہ نسبت صحت کے زیادہ قریب ہوگی[۱۳]

سنن نسائی کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ امام نسائی نے بعض ابواب کے عنوانات اس طرح قائم کئے ہیں جن سے ان کا تفقّہ و استدلال ظاہر ہوتا ہے اور بعض عنوانات سے وہ اپنے مخالف مسلک کی تردید بھی کرتے ہیں۔ ان کے فقہ و اجتہاد کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ وہ ایک ہی

حدیث کو متعدد ابواب میں نقل کر کے اس سے مختلف مسائل کا استنباط کرتے ہیں۔ ترتیب و تالیف کے لحاظ سے سنن نسائی کا پایہ بہت بلند ہے[14]

سنن نسائی صحاح ستہ کا رکن عظیم ہے۔ مگر افسوس کہ تعلیقات' حواشی اور شروح کی طرف کم توجہ کی گئی تاہم علامہ جلال الدین سیوطی (م911ھ) نے زہر الربیٰ کے نام سے اس کی تعلیق لکھی۔ علامہ محمد بن عبد الہادی سندھی (م1138ھ) اور علامہ شیخ حسین بن محسن انصاری الیمانی (م327ھ) نے اس کے علمی حواشی لکھے۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے (م1408ھ) اس کی شرح لکھی ہے جو التعلیقات السلفیہ کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ مولانا وحید الزمان حیدر آبادی (م1238ھ) نے اس کا اردو میں ترجمہ اور شرح لکھی ہے جو مطبوع ہے۔

امام ابو یعلیٰ موصلی (م307ھ)

امام ابو یعلیٰ موصلی کا نام احمد بن علی تھا۔ 207ھ میں موصل میں پیدا ہوئے[15] اور 307ھ میں سو سال کی عمر میں موصل ہی میں ان کی وفات ہوئی[16]

ان کے اساتذہ میں محدث کبیر امام یحییٰ بن معین (م233ھ) کا نام آتا ہے۔ اور تلامذہ میں محدث ابن حبان (م354ھ) اور امام ابو حاتم رازی (م377ھ) کے نام ملتے ہیں۔ امام صاحب کے حفظ و ضبط' عدالت و ثقاہت اور تبحر علمی پر علمائے کرام نے اتفاق کیا ہے اور ان کو عادل و ثقہ اور حافظ و ضابط لکھا ہے[17]

مسند کبیر و مسند صغیر۔ امام ابو یعلیٰ موصلی نے دو مسندیں لکھیں ان کی مشہور مسند صغیر ہے۔ اس کو ترتیب کے لحاظ سے جامع بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (م1176ھ) نے مسند صغیر کو حدیث کے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے[18]

مسند صغیر کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ حافظ ابن کثیر (م774ھ) نے جامع المسانید و السنن اور علامہ محمد بن سلیمان (م1094ھ) نے جمع الفوائد من جامع الاصول و جمع الزوائد میں اس کی حدیثین درج کی ہیں[19]